السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ سپاہی جن کی سرحدوں پر نصب اسلحہ پر ڈیوٹی ہے کیا وہ نماز خوف پڑھ سکتے ہیں؟ ان کے لیے جنگ نہ ہونے کی وجہ سے نماز خوف پڑھنا کیونکر جائز ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مجاہدین کے لیے نماز اس وقت ہے' جب وہ دشمن کے بالمقابل صف آرا ہوں یا جس وقت وہ دشمن کی طرف کا خطرہ محسوس کرتے ہوں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذا كُنتَ فيهِم فَأَقَمتَ لَهُمُ الصَّلوٰةَ فَلتَقُم طائِفَةٌ مِنهُم مَعَكَ وَليَأخُذوا أَسلِحَتَهُم فَإِذا سَجَدوا فَليَكونوا مِن وَرائِكُم وَلتَأتِ طائِفَةٌ أُخرىٰ لَم يُصَلّوا فَليُصَلّوا مَعَكَ وَليَأخُذوا حِذرَهُم وَأَسلِحَتَهُم ۗ وَدَّ الَّذينَ كَفَروا لَو تَغفُلونَ عَن أَسلِحَتِكُم وَأَمتِعَتِكُم فَيَميلونَ عَلَيكُم مَيلَةً واحِدَةً ... ١٠٢ ... سورة النساء

''اور (اے پیغمبر!) جب تم ان (مجاہدین کے لشکر) میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہوکر کھڑی رہے' جب وہ سجدہ کر چکیں تو پردے ہوجائیں۔ پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی' (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہوکر تمہارے ساتھ نماز ادا کرے۔ کافر اس گھات میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہوجاؤ کہ تم پر یکبارگی حملہ کردیں۔''

صحیحین' میں صالح بن خوات سے سے روایت ہے انہوں نے ان صحابہ سے بیان کیا ہے' جنہوں نے غزوۂ ذات الرقاع کے دن نبی ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی تھی' وہ بیان کرتے ہیں" :

((عمن صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلاۃ الخوف' ان طائفة صفت معه' وطائفة وجاہ العدو' فسلی بالذین معه رکعة' ثم ثبت قائماً واتموا الانفسھم' ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو' وجاءت الطائفة الاخریٰ فصلی بھم الرکعة التی بقیت' ثم ثبت جالساً' واتموا الانفسھم' ثم سلم بھم)) (صحيح البخاري' المغازي' باب غزوۃ ذآت الرقاع' ح: ٤١٢٩ و صحيح مسلم' صلاۃ المسافرين' باب صلاۃ الخوف' ح: ٨٤٦ واللفظ له

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت نے نبی ﷺ کے ساتھ صف باندھی اور ایک جماعت دشمن کے بالمقابل تھی' آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ تھے ایک رکعت نماز پڑھائی' آپ کھڑے رہے مگر انہوں نے اپنی نماز کو پورا کرلیا اور پھر جاکر دشمن کے بالمقابل صف آراء ہوگئے۔ پھر دوسری جماعت آگئی تو نبی ﷺ نے انہیں وہ رکعت پڑھادی جو آپ کی باقی رہ گئی تھی۔ آپ یہ رکعت پڑھ کر بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی نماز کو پورا کرلیا تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیر دیا۔'' (الفاظ صحیح مسلم کی روایت کے ہیں

صحیحین "میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے" :

((غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فوازینا العدو فصافقنا ھم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لنا' فقامت طائفة علی العدو معه واقبلت طائفة علی العدو' فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمن معه وسجد سجدتین' ثم انصرفوا مکان الطائفة التی لم تصل فجاؤا فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھم رکعة وسجد سجدتین ثم سلم فقام کل واحد منھم فرکع لنفسه رکعة وسجد سجدتین)) (صحيح البخاري' صلاۃ الخوف' باب صلاۃ الخوف' ح: ٩٤٢ و صحيح مسلم' صلاۃ المسافرين' باب صلاۃ الخوف' ح: ٨٣٩)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شرکت کی' ہم نے دشمن کے سامنے ہوکر صفیں باندھیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز میں شریک تھی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے صف آرا تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے ساتھ تھے رکوع کیا اور سجدے کیے اور پھر یہ جماعت دشمن کے سامنے صف آرا تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے ساتھ تھے رکوع کا ی اور دو سجدے کیے اور پھر یہ جماعت اس جماعت کی جگہ چلی گئی جس نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی' وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے بھی ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھادی اور پھر سلام پھیر دیا تو ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ ایک رکعت اپنے پر پڑھ لی۔'' (یہ الفاظ صحیح بخاری کی روایت کے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف' فصفنا صفین: صف خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعدو بیننا وبین القبلة فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکبرنا جمیعاً' ثم رکع ورکعنا جمیعاً' ثم رفع راسه من الرکوع ورفعنا جمیعاً' ثم انحذر بالسجود والصف الذي يليه' وقام الصف المؤخر في نحر العدو فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم السجود' وقام الصف الذي يليه' وانحدر الصف المؤخر بالسجود' وقاموا' ثم تقدم الصف المؤخر' وتاخر الصف المقدم' ثم رکع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورکعنا جمیعاً' ثم رفع راسه من الرکوع ورفعنا جمیعاً' ثم انحدر بالسجود والصف الذي يليه الذي کان مؤخراً في الرکعة الاولیٰ وقام الصف المؤخر في نحور العدو فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم السجود والصف الذي يليه' انحدر الصف المؤخر بالسجود' فسجدوا' ثم سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسلمنا جمیعاً-)) (صحيح مسلم' صلاۃ المسافرين' باب صلاۃ الخوف ح: ٨٤٠

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں حاضر تھا' ہم نے دو صفیں باندھیں۔ ایک صف تو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھی اور دشمن ہمارے مقابلے کے مابین تھا۔ نبی ﷺ نے اللہ اکبر کہا تو ہم سب نے بھی اللہ اکبر کہا' پھر

آپ نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا' پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا اور اس جماعت نے سجدہ کیا جو آپ کے ساتھ ملی ہوئی تھی جب کہ پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی نبی ﷺ نے جب سجدے کو پورا کرلیا اور آپ کے ساتھ والی صف کھڑی ہوگئی تو پھر پچھلی صف نے سجدہ کیا اور پھر وہ کھڑے ہوگئے پھر پچھلے صف آگے آگئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی' پھر نبی ﷺ نے رکوع کیا' پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ سجدے میں چلے گئے تو وہ اگلی صف بھی سجدے میں چلی گئی' جو آپ کے ساتھ تھی یعنی جو پہلی رکعت کے وقت پیچھے تھی اور اب پچھلی سف دشمن کے سامنے کھڑی تھی۔ جب نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ پورا کرلیا تو پھر دوسری صف نے سجدہ کیا' پھر نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا تو ہم سب نے بھی سلام پھیر دیا۔'' (اسے امام مسلمؒ نے اپنی 'صحیح "میں روایت کیا ہے)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص282

محدث فتویٰ